بسم اللہ الرحمن الرحیم

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ

فضائل و نوافل

شب برات

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن والحدیث
0300 6661755

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی

انا العلیم و یحب العالم

میں علیم ہوں اور اہل علم سے محبت کرتا ہوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

النظر الی العالم عبادۃ

عالم دین کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے

(زماں)

نذرِ عقیدت

بصد ادب و احترام

والدین کے نام

جن کی دین سے گہری وابستگی

اور

عشق ذات محبوب کریم ﷺ

نے

میرے اندر محبت محبوب کریم ﷺ کی چنگاری ڈال دی

حافظ محمد زمان خان چشتی

نذرِ محبت

بہت ہی پیارے بیٹے
بصورت نعمت رب کریم
صاجزادہ محمد قمرالزمان خان (چاند)
اور
صاجزادہ محمد ضیاءالزمان خان (پھول)
رحمت رب کریم بصورت بیٹی
فاطمہ بتول حسن کائنات (پری)
اور
مہک بتول حسن بہار (چاندنی)
اور
عروج فاطمہ رشک جہاں (خوشبو)
کے نام
جن کی محبت میری زندگی کا اثاثہ ہے
اور یہ میری چاہت' شفقت اور محبت کے مستحق ہیں
اے خدا ان نازک سی جانوں کو سدا خوش رکھنا
یہ نازک سے پھول ہیں انہیں دکھوں سے دور رکھنا
الٰہی
ان کی پھولوں جیسی حسین زندگی میں کبھی بھول کر بھی خزاں نہ آئے
زمین آسمان پر چاند بن کر چمکیں

آمین

بطفیل زلف محبوب کریم ﷺ

فضائل ونوافل شب برات

☆ بسم الله الرحمن الرحيمO الحمدلله رب العلمينO والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه اجمعينO امابعدO فاعوذبالله من الشيطن الرجيمO بسم الله الرحمن الرحيمO انا انزلنه فى ليلة مباركة انا كنا منذرين فيها يفرق كل امرحكيمO

☆ (ترجمہ) بے شک ہم نے اس کو اتارا برکت والی رات میں۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اس رات میں بانٹا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (پارہ ۲۵ سورۃ دخان آیت ۳۔ ۴)

محترم قارئین کرام اس آیہ کریمہ میں جس رات کا ذکر ہے۔ اس کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زید اور اکثر مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ وہ لیلۃ القدر ہے اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور سلف صالحین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے غنیتہ الطالبین میں یہی مراد لی ہے۔ میں نے اس وقت اسی رات کا بیان کرنا ہے۔
تفسیر جمل جلد ۴ ص ۱۱۶ میں ہے کہ شعبان کی پندرھویں رات کے چار نام ہیں۔

1. لیلہ مبارکہ یعنی برکت والی رات
2. لیلۃ البرات
3. لیلتہ الصک
4. لیلۃ الرحمۃ

☆ تو اس رات کو مبارک رات اس لیئے کہا جاتا ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والوں کے لیئے کثرت سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک ہر ایک ذرہ جمال الٰہی کی برکتوں سے نوازا جاتا ہے اور فرشتے اور مقدس روحیں جمع ہوتی ہیں اور اس کو لیلۃ البرات اس لیئے کہتے ہیں کہ اس رات میں لوگ جہنم کی آگ سے بری کر دیئے جاتے ہیں اور لیلۃ الرحمۃ اس لیئے کہ یہ رحمت والی رات ہے اور لیلتہ الصک اس لیئے کہ اس رات میں مومنوں کے لیئے برات لکھ دی جاتی ہے۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے جب شعبان کی پندرھویں رات میں نماز پڑھتے ہوئے سر اٹھایا تو ایک سبز نورانی رقعہ اپنے قریب لکھا پایا جس کا نور آسمان سے ملا ہوا

تھا اور اس میں لکھا تھا کہ یہ برات ہے۔ عمر بن عبدالعزیز کے لیئے دوزخ کی آگ سے ملک العزیز یعنی زبردست بادشاہ کی طرف سے۔

تو قارئین کرام! دنیا کے کام اور جھگڑے نہ تو کبھی ختم ہوئے اور نہ ہوں گے۔ ذرا اپنے محبوب حقیقی کے آستانے پر بھی جھانک کر دیکھ لو کہ سکون آتا ہے یا نہیں۔

☆ جن لوگوں نے اپنے محبوب حقیقی کو تلاش کیا ہے۔ آخر پا ہی لیا ہے۔ بس ضرورت تلاش و جستجو کی ہے اور قاعدہ ہے کہ آدمی تلاش اس چیز کو کیا کرتا ہے جو اس کے نزدیک پیاری اور محبوب ہوتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ تلاش موقوف ہے۔ محبت پر جب تک کسی چیز کی محبت دل میں نہ ہو اس کی تلاش نہیں ہوتی۔ تو پہلے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے پھر اس محبت کی وجہ سے تلاش شروع ہوتی ہے۔ اگر کسی کے دل میں دنیا کی محبت ہو تو اسی کی تلاش میں ہر جگہ مارا مارا پھرے گا کہ کہیں سے محبوب چیز کا پتہ لگ جائے۔ مگر دوستو! اصل چیز دنیا کی محبت نہیں بلکہ اصل چیز تو حب الٰہی ہے۔

☆ پھر ایک طرف محبت اور دوسری طرف عقل ہے۔ مگر مقصود اصلی محبت و عشق ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان میں مسکینی بھی محبت پیدا کر سکتی ہے۔ عقل سرفرازوں کی گردنوں کو اونچا تو کر سکتی ہے جھکا نہیں سکتی۔ عقل کی فطرت ہی یہ ہے کہ لوٹنا چاہتی ہے اور لٹنا صرف محبت کا شیوہ ہے اور اسے لوٹ کر نہیں لٹ کر لطف آتا ہے۔ پروانے نے ادائے جان نثاری کسی مکتب میں رہ کر نہیں سیکھی۔ سوز اس کی فطرت میں موجود تھا۔ شمع کو دیکھا تو جل گیا۔ تو اے انسان تو بھی اپنے آپ کو محبت الٰہی کی آگ میں جلا ڈال۔

☆ تو دوستو! محبت عجیب شے ہے۔ محبت کے کارنامے نرالے ہیں اور عقل مفاد پرست ہے۔ مگر محبت کے پیش نظر محبوب کی رضا ہی ہے۔ عقل اپنے لئے سہولتیں تلاش کرتی ہے۔ اس لیئے کہ وہ سہل نگاہ ہے مگر عشق جفا پیشہ ہے وہ مشکلات کو آسان بنا دیتا ہے۔ اپنا نام و نشان مٹا کر محبوب کی عظمتوں کو اجاگر کرنا عشق و محبت کی سب سے بڑی آرزو ہوتی ہے جبکہ عقل رزم ہو یا بزم ہر جگہ اپنی ہی برتری چاہتی ہے کیا خوب ڈاکٹر اقبال نے کہا۔

عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے
عشق بے چارا نہ زاہد ہے نہ ملا نہ حکیم

☆ اور پھر مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ ﷺ

☆ اگر محبت ہو تو محبوب حقیقی کی اور تلاش و جستجو ہو تو بس اسی کی۔ علم بھی اچھی چیز

ہے مگر جب تک دل میں نور معرفت نہ چمکے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی لیئے اقبالؒ نے کہا۔

تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

☆ بعض اوقات آدمی اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے مگر بارگاہ خداوندی میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

ہم تو سمجھے تھے بڑی چیز مگر مے خانے میں
نکلا اک جام کی قیمت بھی نہ ایمان اپنا

☆ تو اس کوچہ و بازار میں صرف عقل و علم یا گفتگو کام نہیں دیتی بلکہ دوستو! عشق کی تو دنیا ہی نرالی ہے۔ اسی لیئے تو کسی شاعر نے کہا۔

مرغ دل مت رو یہاں آنسو بہانا منع ہے
اس قفس کے قیدیوں کو آب و دانہ منع ہے

☆ اور پھر عارف رومی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

علم انوار است در سینہ رجال
نے زراہ دفتر و نے قیل و قال

☆ یعنی علم تو کامل مردوں کے سینوں میں نور کا نام ہے یہ کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔

قال راہگذار مرد حال شو
زیرِ پائے کاملے پامال شو

☆ یعنی باتوں کو چھوڑ حال اور کیفیت والا بن اور اس کے لیئے کسی کامل کی قدم بوسی کر۔

☆ ہاں تو دوستوں! حال پیدا کرو اور محبوب حقیقی کی تلاش و جستجو میں لگ جاؤ۔ ذکر ہو تو اس کا فکر ہو تو اسی کا اور وہ تو رحیم و کریم مولیٰ ہے جو اس کو محبت سے یاد کرتے ہیں۔ ان کو ضرور ملتا اور ان پر رحمت فرماتا ہے۔ دیکھو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شعبان کی پندرھویں رات کو اپنے مولیٰ کو یاد کر کے پالیا۔ اس کوچہ (عشق الٰہی کی دنیا) میں آنا تو دیوانوں کا کام ہے۔ بھلا فرزانوں یعنی ظاہری عقل والوں کا اس بازار میں کیا کام۔ عقل والے تو تمام رات سوتے اور صحت بناتے ہیں۔ یا رات کو بھی دنیاوی کام کر کے دنیا کماتے ہیں۔ یا کم از کم اس کی فکر میں ہی لگے رہتے ہیں۔ تو اس محبت کے سودے کا گاہک اور اس بازار کا خریدار تو بس دیوانہ ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت محبوب حقیقی کی یاد میں لگا

رہتا ہے اور من احب شیئا اکثر ذکرہ (یعنی جس کے دل میں جس چیز کی محبت ہوتی ہے وہ اسی کا زیادہ ذکر کرتا ہے) کے مطابق ہونا تو یہ چاہیئے کہ انسان ہر وقت یاد الٰہی میں غرق رہے۔

محترم قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا ہی معرفت کیلئے فرمایا ہے۔

حکایت حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے۔ اپنا گھوڑا دوڑایا تو غیب سے آواز آئی کہ کیا تو اسی لیئے پیدا کیا گیا ہے اور اسی طرح کاٹھی اور زین سے بھی آواز آئی تو اس آواز کو سنتے ہی سب کچھ چھوڑ کر جنگل میں رہنا اختیار کرلیا اور اشغال ماسوا اللہ اور لہو ولعب کو چھوڑ کر اپنے اصلی مقصود کو پالیا۔
(تفسیر روح البیان ص ۵۹۴)

حکایت حضرت بہلول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن چند لڑکے دیکھے جو اخروٹ اور باداموں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ایک لڑکا ان کی طرف دیکھ کر رو رہا تھا۔ میں یہ سمجھا کہ شاید اس کے پاس اخروٹ نہیں ہیں کہ یہ بھی کھیل سکے۔ اس لیئے لڑکوں کے اخروٹ دیکھ کر افسوس کرتا اور روتا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ اے لڑکے تو کیوں روتا ہے۔ میں تجھے اخروٹ اور بادام لے دیتا ہوں تاکہ تو بھی لڑکوں کے ساتھ کھیل سکے تو اس نے میری بات سن کر آنکھ اٹھا کر کہا کہ اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیئے نہیں پیدا ہوئے۔ میں نے پوچھا تو پھر کس کام کے لیئے پیدا ہوئے ہیں؟ کہا علم دین اور معرفت خداوندی کے واسطے۔ میں نے پوچھا اس کی دلیل کیا ہے؟ کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی جو قرآن مجید میں ہے۔ افحسبتم انما خلقتکم عبثا وانکم الینا لاترجعون کیا تم اس خیال میں ہو کہ ہم نے تم کو بیکار بنایا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔

☆ ملفوظات قبلہ عالم غوث دوراں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے کہ حضور محبوب سبحانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں [illegible] کے پیچھے چلنے لگا تو بھینس نے پیچھے مڑ کر کہا۔ ماخلقت لھذا یعنی تم اس کام کے واسطے نہیں پیدا کیئے گئے۔

☆ ہاں تو قارئین کرام! بات ہو رہی تھی شب برات کی برکات بحث دور نکل گئی اس لیئے اب دوبارہ اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔

ہر شب شب قدر است اگر قدر دانی

☆ یعنی ہر رات ہی شب قدر ہے اگر تو وقت اور اپنی قیمتی عمر کی قدر کرے اور اگر زیادہ نہ بھی ہو سکے تو پھر فرائض و واجبات و سنن کے علاوہ شعبان کی پندرھویں رات جیسے خاص موقعہ کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دے کہ یہ ایک خالص رات ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس رات میں کام تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔ یعنی آنے والے سال میں جو کام ہونے والے ہوتے ہیں۔ ان کاموں پر شعبان کی پندرھویں رات میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگ جاتی ہیں۔

☆ رزق روزی کا رجسٹر میکائیل علیہ السلام کے سپرد ہو جاتا ہے۔ جنگوں کا رجسٹر جبرائیل علیہ السلام کے اور یونہی زلزلوں بجلی گرنے کے آئندہ ہونے والے واقعات و حادثات وغیرہ بھی جبرائیل علیہ السلام کے سپرد کیے جاتے ہیں اور اعمال کا رجسٹر اسماعیل فرشتہ کے جو پہلے آسمان پر نگران ہے سپرد ہوتا ہے اور حضرت ابن عادل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اعمال کا رجسٹر اسرافیل علیہ السلام کے سپرد ہوتا ہے اور مصیبتوں کا رجسٹر ملک الموت کے حوالے ہو جاتا ہے۔ (تفسیر جمل شریف عربی جلد ۴ ص ۱۱۷)

☆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رجسٹروں میں فیصلے شعبان کی پندرھویں رات کو لکھ دیئے جاتے ہیں۔ مگر فرشتوں کے حوالے لیلتہ القدر میں کیے جاتے ہیں اور تفسیر قرطبی میں ہے کہ آئندہ سال میں ہونے والے واقعات کو لوح محفوظ سے رجسٹروں میں لکھنے کا کام شعبان کی پندرھویں رات کو شروع ہوتا ہے اور لیلتہ القدر میں ختم ہوتا ہے۔ (تفسیر جمل جلد ۴ ص ۱۱۷)

☆ بہرحال یہ رات بڑی اہم ہے کہ اس رات میں آنے والے سال کے اندر جو واقعات ہونے والے ہوتے ہیں مثلاً کون مرے گا' کون پیدا ہوگا' کون غریب ہوگا' کون امیر ہوگا اور کس پر کیا مصیبت آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ ان سب واقعات کو لوح محفوظ سے فرشتوں کے الگ رجسٹروں میں منتقل کر کے ان کی ڈیوٹیاں لگا دی جاتی ہیں۔ یعنی یہ رات بجٹ کی رات ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جیسے انسانوں کے لیئے اس دنیا میں دو عیدیں ہیں۔ عید الفطر اور عید قربان۔ ایسی ہی فرشتوں کے لیئے بھی دو عیدیں ہیں۔ ایک تو یہی شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات اور دوسری لیلتہ القدر جو رمضان المبارک میں ہوتی ہے۔ ان دو راتوں میں فرشتے بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان پر فرشتوں کا قبلہ ہے خصوصی طور پر عبادت کرتے ہیں اور انسانوں میں سے جو ان راتوں میں عبادت کر رہا ہوتا ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت تو اس کے لیئے دعائے مغفرت کرتے

ہیں۔

☆ اب اس وقت بالخصوص شب برات کے متعلق چند احادیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر1 طبرانی اور محدث ابن حبان معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور دنیاوی عداوت والے کو نہیں بخشتا۔

حدیث نمبر2 ابن ماجہ شریف میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک و تعالیٰ سورج ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے۔

- ہے کوئی بخشش چاہے والا کہ اس کو بخش دوں
- ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اس کو روزی دے دوں
- ہے کوئی مبتلائے مصیبت کہ اس کو عافیت دوں
- ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا رہتا ہے کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر3 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے کہ جتنے (قبیلہ) بنی کلب (عرب میں بنی کلب ایک قبیلہ ہے جن کے یہاں بکریاں بکثرت ہوتی تھیں) کی بکریوں کے بال ہیں۔ مگر کافر اور عداوت رکھنے والوں، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والوں اور ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والوں اور والدین کی نافرمانی کرنے والوں اور ہمیشہ شراب پینے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

حدیث نمبر4 امام احمد رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جس میں قاتل کا بھی ذکر ہے کہ اس کی طرف بھی نظر رحمت نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر5 ایک روایت میں یہ ہے کہ فرمایا محبوب کریم ﷺ نے کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ اٹھو یا رسول اللہ اور نماز پڑھو

اور دعا مانگو کہ یہ رات پندرھویں شعبان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں تین سو دروازے رحمت کے اپنے بندوں پر کھولتا ہے۔ تو یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کے واسطے بخشش مانگو مشرک اور جادوگر نجومی اور بخیل (کنجوس) شرابی اور سود کھانے یا دینے والے (والی) کے لیئے اور زناکار مرد یا عورت کے واسطے ہرگز بخشش نہ مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کرنے والا ہے۔ (غنیتہ الطالبین ص ۲۲۷)

محترم قارئین کرام یہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے یہاں کسی کو بھی ٹھہرنا نہیں ہے تو کچھ اعمال کما لو تاکہ کام آئیں۔ اب میں علامہ جلال الدین السیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف انیس الجلیس سے ایک واقعہ نقل کرتا ہوں۔ پڑھیئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ منصور بن عمارؒ ایک دن شہر بصرہ میں جا رہے تھے کہ اچانک ایک عالی شان محل پر ان کی نظر پڑ گئی۔ جس کے نیچے بڑے بڑے مکان تھے ایک شخص سے انہوں نے پوچھا کہ یہ سرا کس کی ہے۔ اس نے کہا خاموش رہو۔ یہ بصرہ کے بادشاہ کا محل ہے اور اس نے سن لیا تو تمہارا سر اڑا دے گا۔ فرمایا کہ اگر میں نظر حقیقت سے دیکھوں تو کہوں کہ یہ بادشاہ کی سرا ہے۔ وہ شخص خفا ہوا اور اسی وقت جا کر بادشاہ سے اس کی شکایت کی۔ بادشاہ یہ سن کر خفا ہوا اور حضرت منصور کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ حضرت منصور حاضر ہوئے بادشاہ نے کہا کہ تم ہی میرے محل کو سرا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے سچ کہا ہے اور میں نے ایک دن میں جانچ لیا ہے کہ یہ سرا ہے اور تم ساری عمر اس کو محل کہتے رہے ہو۔ بادشاہ نے جو آپ کے کلام کے اندر غور کیا تو سمجھ گیا کہ یہ شخص اہل تحقیق میں سے ہے اور اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا پھر کہا اے منصور تم نے کیونکر جانا کہ یہ سرا ہے۔

حضرت منصور نے فرمایا! اے بادشاہ تم نے یہ محل کس سے لیا۔
کہا! یہ میرے باپ سے مجھ کو ورثہ میں ملا ہے۔
حضرت منصور نے فرمایا! اور تمہارے باپ کے پاس کہاں سے آیا۔
کہا! میرے دادے سے ورثہ میں پہنچا ہے۔
پوچھا! دادا کے پاس کہاں سے آیا کہاں ان کے باپ سے۔

☆ حضرت منصور بن عمارؒ نے فرمایا۔ سرا سے میری غرض یہی ہے کہ اس میں بعض مسافر آتے ہیں اور بعض جاتے ہیں۔ بادشاہ نے یہ سن کر ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا تو کپڑے پھاڑ ڈالے اور ٹاٹ کا لباس پہن کر دنیا کو چھوڑ کر پہاڑوں کے اندر خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو گیا۔ حضرت منصور کہتے ہیں کہ ایک مدت کے بعد

میں نے اس کو خانہ کعبہ میں نزع کی حالت میں دیکھا کہ رو رو کر دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں غریب ہوں نہ کوئی میرا ساتھی ہے اور نہ میرے پاس ملک ہے اور نہ مال ہے۔ اگرچہ تو نے مجھ کو میرے ملک اور مال سے نکال دیا ہے اور میرے دنیا کے ساتھیوں سے مجھ کو محروم کر رکھا ہے تو اب اپنی رحمت سے مجھ کو نہ نکال اور اپنے فضل و کرم سے مجھ کو محروم نہ رکھ پھر اسی وقت اس بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں اس پر بہت رویا اور لوگوں کو خبر دینے گیا تاکہ اس کی تجہیز و تکفین کریں۔ پھر جو وہاں واپس لوٹا تو اس کو نہ پایا۔ حیران ہوا غیب سے آواز آئی کہ اے منصور تو حیران نہ ہو کہ اگرچہ تو نے اس کو اس کے ملک اور مال سے نکال دیا تھا مگر میں نے اس کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا ہے۔ ہاتف غیبی سے میں نے پوچھا کہ بادشاہ کی میت اب کہاں ہے تو آواز آئی کہ مقعد صدق (ایک خاص مقام ہے برگزیدہ لوگوں کا) میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

☆ تو محترم قارئین کرام! دنیا مقام عبرت ہے۔ اپنے خدا کو یاد کرو اور شب برات میں اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ مگر بعض دوست کہتے ہیں کہ ہمیں تو اتنی فرصت ہی نہیں ملتی۔ مطلب یہ کہ دنیا کے لیئے تو فرصت ہی فرصت ہے۔ مگر دین کے لیئے فرصت نہیں ہے۔ اس فرصت پر مجھے اک واقعہ یاد آگیا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا مرشد سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ماموں پیر حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس فقر و عشق کے کوچہ میں آنے سے پہلے ایک بہت بڑے تاجر تھے اور ہر وقت کاروبار میں مصروف رہتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ لوگوں نے بہت سمجھایا کہ بھائی نماز پڑھ لیا کرو لیکن سب کو یہی جواب دیتے تھے کہ میاں مجھے فرصت ہی کہاں ہے۔ اس زمانہ میں کسی مسجد میں ایک خستہ حال درویش رہتے تھے۔ لوگوں نے ان سے جا کر کہا کہ سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جا کر تنبیہ کریں کہ نماز پڑھا کرے۔ (قارئین کرام! دیکھیں اس زمانے میں لوگوں کو ایک دوسرے کی بھلائی اور فلاح کی کس قدر فکر رہتی تھی اور آج یہ بھی زمانہ ہے کہ بعض نیک بھی کہتے ہیں کہ چلو جی ہمیں کیا پڑی ہے کہ دوسرے کو سمجھائیں ہم تو خود پڑھ رہے ہیں۔ مگر دوستوں! یاد رکھو کہ کہنا اور سمجھانا بھی ضروری ہے۔ چاہے کوئی نہ مانے مگر آپ کا اپنا فرض تو ادا ہو جائے گا) لوگوں کی التجا پر وہ بزرگ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کی دکان پر گئے اور ان سے فرمایا کہ میاں نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو۔ انہوں نے حسب معمول جواب دیا کہ میرے پاس وقت ہی کہاں ہے۔ یہ جواب سن کر وہ بزرگ دکان کے اندر غور سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا دیکھتے ہو۔ انہوں نے کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں

کہ تم قضائے حاجت کہاں کرتے ہو سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہ تو دکان ہے قضائے حاجت تو بیت الخلاء میں کرتا ہوں۔ بزرگ نے فرمایا۔ اچھا تو تمہارے دل میں نماز سے بیت الخلاء جانے کی زیادہ وقعت ہے۔ یہ فرمایا اور سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کے دل کی طرف کچھ توجہ فرمائی۔ بس کیا تھا کہ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ پر گریہ زاری طاری ہو گیا اور اس (بزرگ) کے قدموں پر گر پڑے اور سارا سامان لٹا کر اس بزرگ سے بیعت کی اور بڑے بڑے مقامات حاصل کئے ایک تو وہ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ تھے کہ کوئی نہیں جانتا تھا لیکن ایک وہ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ ہوئے کہ دنیا بھر میں پیشوائے اہل طریقت مشہور ہو گئے۔

محترم قارئین کرام! معلوم ہے کہ وہ بزرگ کون تھے؟ حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے زیادہ عبادت میں کامل میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے میرا نفس شہد مانگتا ہے۔ میں نے اس کو شہد نہیں دی اور دن میں کئی بار شیشہ دیکھتا ہوں کہ شامت اعمال سے میرا منہ سیاہ تو نہیں ہو گیا۔ ہاں تو بات ہو رہی تھی فرصت کی۔ اس دنیا میں فرصت کب ملے گی۔ دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر عبادت کے لئے وقت نکالو۔

☆ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غنیتہ الطالبین کے صفحہ ۵۳۹ پر فرماتے ہیں۔

وکم من کفن مغسول
اس رات کئی کفن دھل گئے
وصاحبه فی السوق مشغول
اور کفن والا بے خبر بازار میں پھر رہا ہے
وکم من قبر محفور
اس رات کئی قبریں کھد گئیں
وصاحبه بالسرور مغرور
اور قبر والا اپنے عیش و سرور میں مست ہے
وکم من منزل کمل بنائوه
اس رات کئی مکان بن گئے
وصاحبه قدزف فناده
اور مکان والے کی موت قریب آگئی
وکم من عبدیرجو الملک
اس رات کئی آدمی ملک چاہتے ہیں
ویبد وا اله الهلک
اور تباہی و ہلاکت ان کے لئے ظاہر ہو جاتی ہے

☆ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی شب برات کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو کئی لوگ سفر میں نکلتے ہیں اور ادھر ان کا نام دفتر حیات سے کاٹ دیا جاتا ہے اور کئی لوگ شادی کرتے ہیں اور ان کا نام مُردوں کے دفتر میں لکھ دیا

جاتا ہے۔

☆ محترم قارئین کرام! کس قدر نازل اور اہم رات ہے کہ آدمی اپنی بقیہ عمر کے لئے سامان مہیا کرتا ہے مگر اس رات کئی ایسے لوگوں کی موت کا اعلان ہو جاتا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے اور پل کی خبر نہیں

☆ محترم قارئین کرام! اس زندگی کی قدر کرو ورنہ بعد میں پچھتانا ہو گا۔ علامہ سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شرح صدور میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن مسیب سے بحوالہ محدث حاکم اور بیہقی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم (مولیٰ علی رضی اللہ عنہ) نے اونچی آواز سے کہا یااھل القبور السلام علیکم ورحمتہ اللہ یعنی اے قبرستان والو! تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ کیا تم ہمیں اپنے خبریں سناؤ گے یا کہ ہم تم کو تمہارے پیچھے کی خبریں سنائیں۔ راوی حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا کہ کوئی کہہ رہا تھا۔ وعلیك السلام ورحمته الله تعالی علیه وبرکاته' یاامیر المومنین یعنی اے امیر المؤمنین آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ آپ ہم کو ہمارے بعد کی خبریں سناؤ کہ ہماری موت کے بعد کیا ہوا۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

- تمہاری بیویوں نے تمہارے بعد نئی شادیاں کر لی ہیں۔
- تمہارے مال بانٹ لئے گئے ہیں۔
- اولاد تمہاری یتیموں کے زمرہ (ٹولے) میں شمار ہونے لگی ہے۔
- اور وہ مکان جو تم نے بنائے تھے۔ ان میں تمہارے دشمن بستے ہیں۔

☆ یہ خبریں تو ہمارے پاس تھیں اب تم اپنی خبریں سناؤ تو ایک میت نے جواب دیا کہ

- ہمارے کفن پھٹ گئے ہیں۔
- ہمارے بال بکھر گئے ہیں۔
- ہمارے چمڑے کٹ گئے ہیں۔
- ہماری پتلیاں آنکھوں سے رخساروں پر بہہ آئی ہیں۔
- ہمارے نتھنوں سے پیپ بہنے لگا ہے۔
- جو نیک اعمال ہم نے کمائے تھے اور جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کیا تھا اس کو یہاں پا لیا ہے اور جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے تھے اس پر ہمیں افسوس ہے اور ہم

اپنے اعمال میں رہن اور گروی ہیں۔ (شرح صدور ص ۱۴۰) کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

گزرنا ہوا میرا جب شہر خموشاں میں
عجب نقشہ نظر آیا وہاں شاہان عالم کا
کہیں آئینہ زانوئے سکندر کا شکستہ تھا
کہیں ٹوٹا پڑا تھا کاک میں سر کاسہ جم کا

☆ شہر خموشاں سے مراد شاعر کی قبرستان ہے اور جم سے مراد جمشید ہے۔ جس نے ایک ایسا پیالہ بنایا تھا جس میں تمام جہاں نظر آتا تھا۔ جام جم مشہور ہے تو عرض یہ ہے کہ مسلمانو! عمر عزیز کی قدر کرو اور خدا کو یاد کرو۔ کیا کوئی ہے جو خدا کی عبادت سے بے نیاز ہو دیکھو سردار دوجہاں ﷺ اس مہینہ شعبان میں اکثر روزے رکھتے تھے۔ مشکوۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کان یصوم شعبان کله وکان یصوم شعبان الا قلیلا یعنی حضور ﷺ شعبان شریف میں کبھی سارا مہینہ ہی روزہ رکھتے اور کبھی زیادہ دنوں میں روزہ رکھتے اور کبھی روزہ چھوڑ دیتے۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۷۰) ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔ تو اس مہینہ شعبان کو محبوب کریم ﷺ کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ غنیته الطالبین میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات (شب برات) محبوب دوجہاں ﷺ میری چادر سے باہر نکلے اور اس چادر کا تانا بکری کے بالوں کا تھا اور بانا اونٹ کے بالوں کا اور آپ ﷺ نے بہت حمد و ثنا کی میں نے دیکھا کہ آپ کبھی کھڑے ہوتے اور کبھی بیٹھتے تھے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اس سے آپ کے دونوں پاؤں میں ورم آگیا یعنی سوج گئے اور میں ان پر پھونک مارتی تھی اور کہتی تھی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ تو اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے ہیں۔ پھر اس قدر زاری کیوں فرماتے ہیں۔ فرمایا! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

تو دیکھا آپ نے کون بے نیاز ہے اللہ کی عبادت سے۔

نوافل شب برات

ہمیں اس رات کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس رات میں بزرگوں سے ایک خاص نماز منقول ہے جس کو صلوۃ خیر کہتے ہیں۔ سو رکعت نماز نفل۔ نفلوں کی نیت سے پڑھے جائیں اور ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ھواللہ پڑھے تاکہ کل ہزار بار ہو جائے۔ علامہ زمخشری نے روایت نقل کی ہے کہ جو کوئی مرد یا عورت اس نماز کو پڑھے تو اس کے پاس اللہ تعالیٰ سو فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جس میں سے

تیس اس کو جنت کی خوشخبری سناتے ہیں' تیس اس کو آگ کے عذاب سے بچنے کی' تیس اس کو دنیاوی آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہنے کی اور دس شیطان کے فریب سے دور رہنے کی۔ (تفسیر جمل شریف جلد ۴ ص ۱۱۶)

☆ غنیتہ الطالبین میں ہے کہ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تیس صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی شب برات میں اس نماز کو ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر نظریں ڈالتا ہے اور ہر ایک نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ان حاجتوں میں کم درجہ کی حاجت یہ ہوتی ہے کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ کم از کم اس رات نماز نفل دو رکعت ہے۔ ویسے بیس رکعت بھی ہیں اور تیس رکعت بھی۔ ۵۰ بھی کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد صرف ایک بار قل ہواللہ پڑھے۔ جس قدر ہو سکے اللہ کی عبادت کرے۔ اس رات شام کے بعد جس وقت چاہے پڑھ سکتا ہے۔ مگر بہتر وقت سحری کا ہے اور اس رات قبرستان جانا بھی سنت ہے۔ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ جیسے کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور ﷺ اس رات خود قبرستان تشریف لے گئے تھے اور مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر اٹھارہ ہزار جہان روشن کئے گئے تھے۔ آپ اس نعمت کے شکرانہ میں شب برات کو سو (۱۰۰) رکعت نماز طریقہ مذکورہ کے ساتھ عشاء کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

اس رات کی ایک اور نماز

بزرگوں نے لکھا ہے کہ جو مرد یا عورت اس رات میں چار رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور دن کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سالوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

ایک اور نماز

اسی رات آٹھ رکعت نماز اکٹھے ایک ہی دفعہ ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے اور پھر ان نفلوں کا ثواب حضرت خاتون جنت بی بی فاطمتہ الزہرہ علیہم السلام کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرے تو خود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جنت میں قدم نہ رکھوں گی جب تک نفل پڑھنے والے (یا والی) کی شفاعت نہ کرلوں۔

ایک اور عمل

۱۴ شعبان کو بعد نماز عصر اور قبل از غروب آفتاب قبلہ رو کھڑے ہو کر چالیس مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اور بعد از نماز مغرب غسل کر کے دو رکعت تحیتہ الوضوء اور ہر

رکعت الحمد شریف کے بعد آیتہ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے پھر اس کے بعد آٹھ رکعت نفل پڑھے۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد انا انزلنه ایک بار اور سورۃ اخلاص پچیس (۲۵) بار پڑھے۔ پھر بعد نماز عشاء یا نصف رات میں جس قدر ممکن ہو نوافل پڑھے اور آنکھوں میں سرمہ لگائے تاکہ دکھنے سے محفوظ رہیں اور دو دو نفل کر کے پڑھنا چاہیئے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین (۳) بار یا پانچ (۵) بار یا سات (۷) یا گیارہ (۱۱) یا بارہ (۱۲) بار یا پچیس (۲۵) بار یا پچاس (۵۰) بار یا سو (۱۰۰) بار یا ہر رکعت میں پانچ سو (۵۰۰) بار تاکہ دونوں رکعتوں میں سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ ہو جائے اور یہ تسبیح سے بھی پڑھ سکتا ہے۔ اگر زیادہ دیر کھڑا نہ ہو سکے تو نیت کھڑے ہو کر باندھے پھر بیٹھ کر ہی پوری کر سکتا ہے۔ مگر جتنا با آسانی پڑھ سکتا ہے اتنا ہی پڑھے اور صبح کو روزہ بھی ضرور رکھے کہ بڑی فضیلت آئی ہے۔ غرضیکہ یہ رات بڑی بابرکت ہے۔ اس کو شب برات اس لیئے کہتے ہیں کہ شب کے معنی رات اور برات کے معنی رہائی اور چھٹکارا ہیں۔ تو یہ رات رہائی کی رات ہے اس رات میں زمزم شریف کے کنوئیں میں پانی بڑھایا جاتا ہے۔ اس رات حق تعالیٰ کی رحمتیں بہت زیادہ اترتی ہیں۔ (تفسیر روح البیان سورۃ دخان)

☆ اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ آتش بازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ کی ایجاد ہے جب کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر اس میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکی۔ مسلمانوں نے یہ رسم ہندوؤں سے سیکھی ہے۔ اس بے ہودہ اور حرام کام سے بچو اپنے بچوں اور قرابت داروں کو روکو اور جہاں آوارہ بچے کھیل کھیل رہے ہوں وہاں تماشے کے لئے بھی نہ جاؤ۔ شرعاً آتش بازی پٹاخے وغیرہ بنانا اور بیچنا اس کی خرید و فروخت اس کا چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔

شب برات کا ایک خاص عمل

اگر اس رات کو سات پتے بیری کے درخت کے پانی میں جوش دے کر غسل کرے تو انشاء اللہ العزیز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

اس رات کے محرومین مغفرت

محرومین مغفرت کی تعداد میں اختلاف ہے۔ لیکن صحیح تعداد چودہ ہے جو اس رات میں خدا کی رحمت و مغفرت سے محروم رہتے ہیں۔ ۱۔ مشرک، ۲۔ کینہ ور جس نے دنیاوی بغض و عناد کی وجہ سے کسی مسلمان سے ملاقات اور سلام علیک بند کر دی ہو، ۳۔ جادو گر، ۴۔

منجم، ۵۔ بخیل، ۶۔ ماں باپ کو تکلیف دینے والا، ۷۔ شرابی، ۸۔ قاطع رحم یعنی متعلقین اور قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنے والا، ۹۔ فاعل و مفعول یعنی فعل لوطی کرنے والا، ۱۰۔ عشار عشر وصول کرنے میں سختی کرنے والا، ۱۱۔ جلاد، ۱۲۔ بادشاہوں کا نقیب یعنی چپڑاسی جو لوگوں پر ظلم کرتا ہو، ۱۳۔ شطرنج اور تاش کھیلنے والا، ۱۴۔ ڈھولک یا طبلہ بجانے والا (یا والی)

☆ یاد رہے اس رات ان لوگوں کا نہ بخشا جانا اس وقت ہے جبکہ یہ اپنے کاموں سے باز نہ آئیں اور توبہ نہ کریں اور اگر توبہ و استغفار کرلیں تو بخشش ہو جاتی ہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے۔ التائب من الذب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ اگر خدانخواستہ اپنے اندر ان خرابیوں اور گناہوں میں سے کوئی گناہ پائیں تو فورا" تائب ہو جائیں اور اس مبارک رات میں استغفار کریں۔

☆☆ رات بھر کثرت سے پڑھیں اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنا یاغفور یاغفور۔

☆☆ گڑگڑا کر دعا کریں بار بار دعا کریں۔ دین و دنیا کی بہتری کے لئے اپنے لئے، بال بچوں کے لئے، والدین کے لئے، خویش و اقارب کے لئے خاص کر حبیب خدا ﷺ کی امت کے لئے دعائیں مانگیں۔

☆☆ درود پاک کی کثرت کریں کم از کم ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ نماز تسبیح پڑھیں۔

☆☆ والدین زندہ ہوں تو ان کی خدمت کر کے ان سے دعا کرائیں اور اگر فوت ہو گئے ہوں تو ایصال ثواب کریں اور قبروں کی زیارت کریں۔

☆☆ اگر کسی کا حق اپنے ذمہ ہو تو حق ادا کریں یا حق والے سے حق بخشوالیں یوں ہی کسی مسلمان خواہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو کسی قسم کی ناراضگی ہو تو راضی کرنے کی کوشش کریں معافی مانگ لیں۔

☆ آخر میں ناظرین سے لجاجت سے درخواست ہے کہ جب آپ اپنے لئے دعا فرمائیں تو ناچیز کو بھی شامل فرمائیں کیا بعید کہ کریم آقا آپ کی مخلصانہ دعا سے اس کو بھی اپنی رضا و محبت سے نواز دے۔

امیدوارِ شفاعت محبوب کریم ﷺ

ناچیز محمد زمان خان چشتی سیالوی

ادارہ نجم الھدیٰ، جھنگ روڈ فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریا ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	عطائے محبوب ﷺ	☆	آمد محبوب ﷺ
☆	تبسم محبوب ﷺ	☆	رفعت محبوب ﷺ
☆	آداب محبوب ﷺ	☆	عشق صدیق رضی اللہ عنہ
☆	کلام محبوب ﷺ	☆	عشق بلال رضی اللہ عنہ
☆	اخلاق محبوب ﷺ	☆	عشق اویس رضی اللہ عنہ
☆	یاد محبوب ﷺ	☆	عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
☆	محبوب کائنات ﷺ	☆	عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
☆	گیسوئے محبوب ﷺ	☆	میرا محبوب ﷺ کتنا حسین ہے
☆	در محبوب ﷺ	☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام عشق
☆	کمالات محبوب ﷺ	☆	افتئو منون بيعض الكتاب
☆	حیات محبوب ﷺ	☆	علم ابن الكتاب عشق ام الكتاب
☆	صورت محبوب ﷺ	☆	بکھری زلفیں پریشان چہرہ
☆	سیرت محبوب ﷺ	☆	فان امنوا بمثل ما امنتم به
☆	فرمان محبوب ﷺ	☆	مالک دو جہاں ﷺ
☆	معجزات محبوب ﷺ	☆	تعلیمات محبوب ﷺ
☆	بزم محبوب ﷺ	☆	فرمودات محبوب ﷺ
☆	محبت اور محبوب ﷺ	☆	معجزات انبیاء و کرامات اولیاء
☆	عکس حسن محبوب ﷺ	☆	در قرآن نعت محبوب ﷺ
☆	تعظیم و توقیر محبوب ﷺ	☆	شادی کی شرعی حیثیت
☆	اوصاف محبوب ﷺ	☆	پردہ کی شرعی حیثیت
☆	ذکر محبوب ﷺ	☆	ایصال و ثواب کی شرعی حیثیت

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المومنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچی ہے کہاں کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

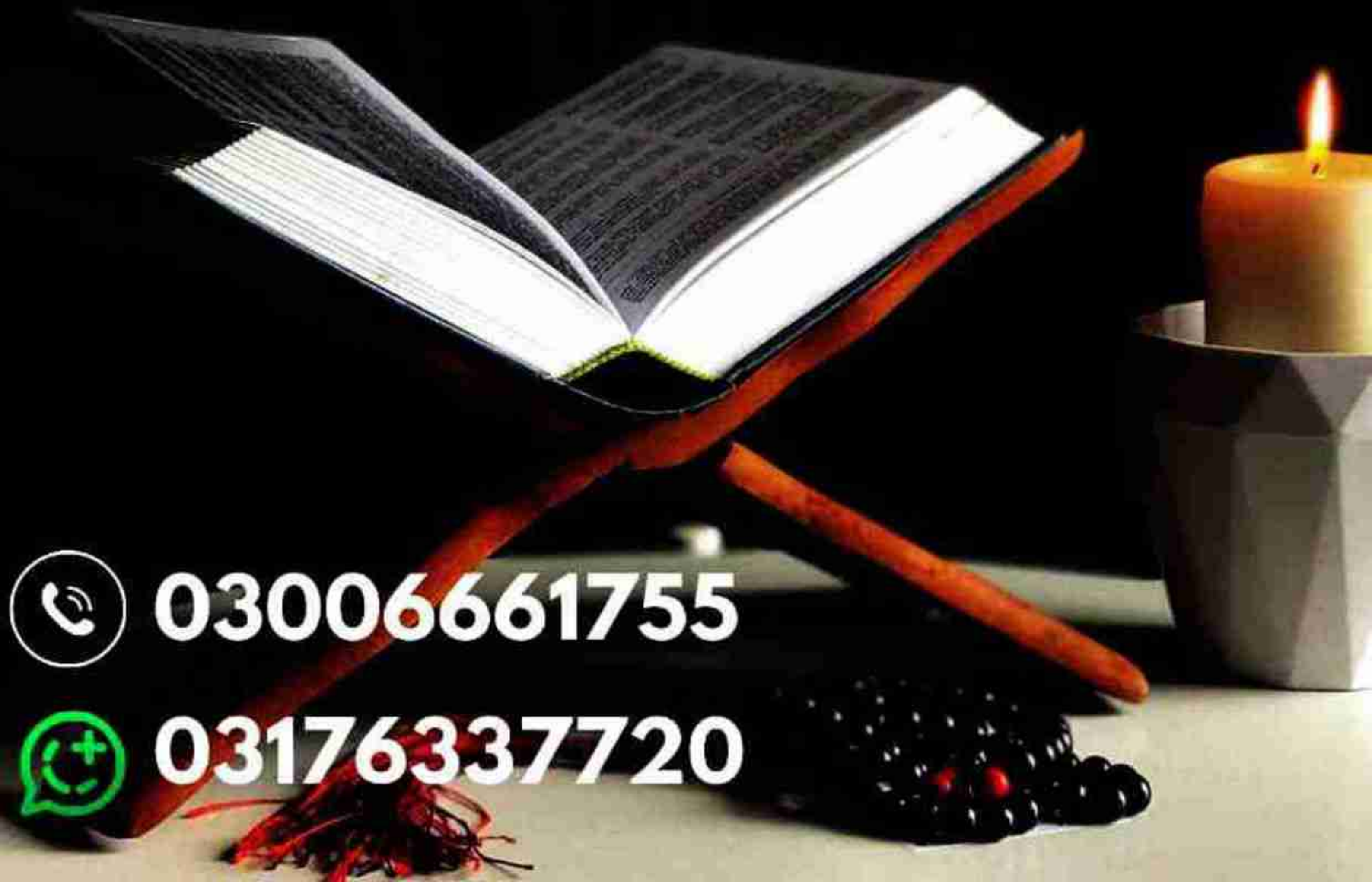
☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لومیرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسیں محبوب ﷺ کا حسیں تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسیں کوئی نہیں	☆	جانِ کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جاں ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

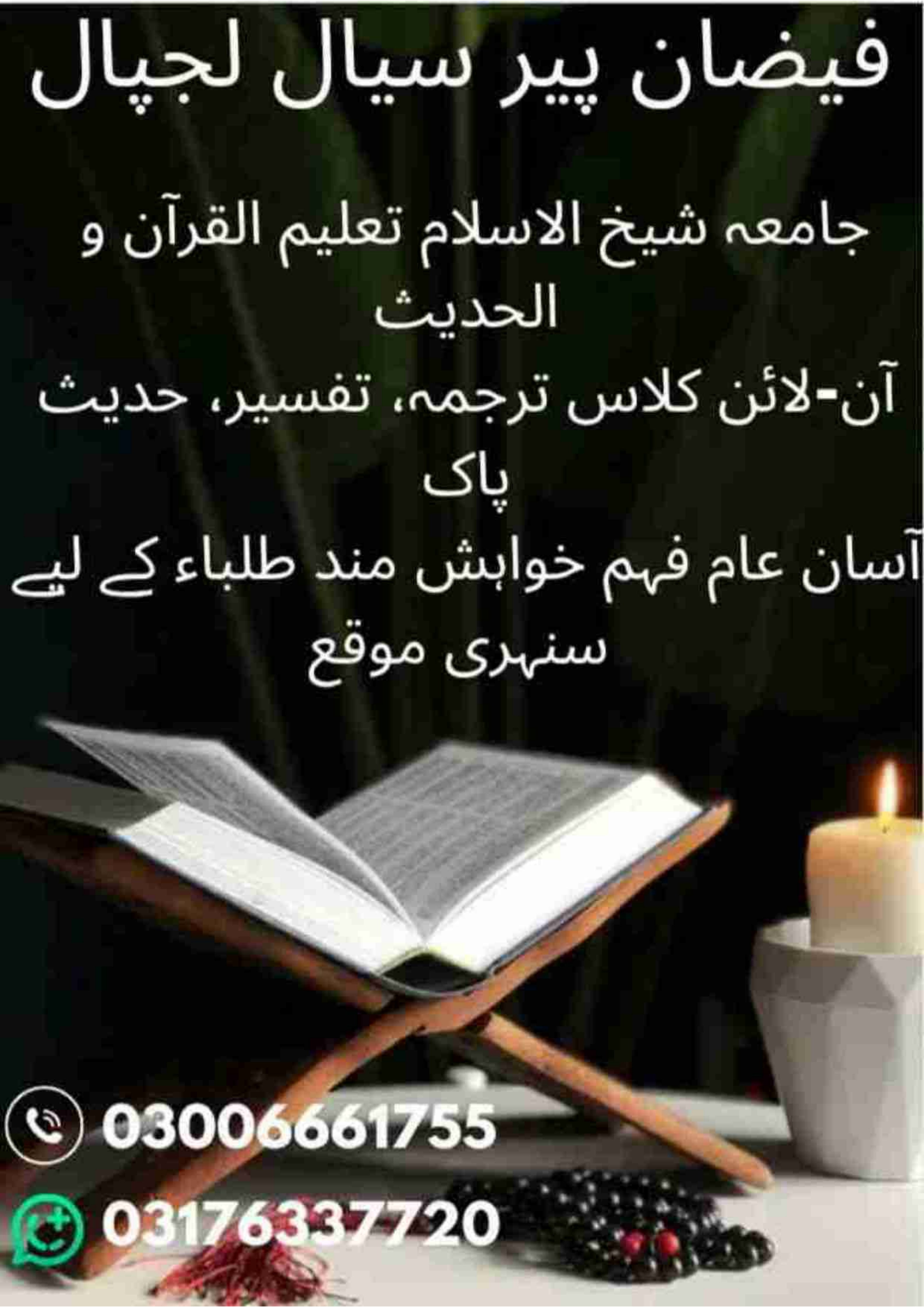
فیضان پیر سیال لجپال

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث

آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک

آسان عام فہم خواہش مند طالبات کے لیے سنہری موقع




فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث
پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے
سنہری موقع
03006661755
03176337720